

شہادت امام حسین (ع) کے بعد زینب کبریٰ (س) کی تین ذمہ داریاں (حصہ دوم)

<?xml encoding="UTF-8">

یتیموں کی رکھوالی اور حفاظت

یتیموں کی رکھوالی آپ کی دوسری اہم ذمہ داری تھی کہ جب خیمے جل کر راکھ ہو گئے اور آگ خاموش ہوئی تو زینب کبریٰ (س) بیابان میں بچوں اور بیبیوں کو جمع کرنے لگیں۔ جب دیکھا تو امام حسین (ع) کی دو بیٹیوں کو بچوں کے درمیان میں نہیں پایا۔ تلاش میں نکلیں تو دیکھا کہ دونوں بغل گیر ہو کر آرام کر رہی تھیں؛ جب نزدیک پہنچیں تو دیکھا کہ دونوں بھوک و پیاس اور خوف و ہراس کی وجہ سے رحلت کر چکی تھیں۔ 1-

بچوں کی بھوک اور پیاس کا خیال

اسیری کے دوران عمر سعد کی طرف سے آنے والا کھانا بالکل ناکافی تھا جس کی وجہ سے بچوں کو کم پڑتا تھا۔ تو آپ اپنا حصہ بھی بچوں میں تقسیم کرتی تھیں اور خود بھوکی رہتی تھیں۔ جس کی وجہ سے آپ جسمانی طور پر سخت کمزور ہو گئی تھیں جس کے نتیجے میں آپ کھڑی ہو کر نماز شب نہیں پڑ سکتی تھیں۔ 2-

فاطمہ صغریٰ کی حفاظت

دربار یزید میں ایک مرد شامی نے جسارت کے ساتھ کہا: حسین کی بیٹی فاطمہ کو ان کی کنیزی میں دے دے۔ فاطمہ نے جب یہ بات سنی تو اپنی پھوپھی سے لپٹ کر کہا: پھوپھی اماں! میں یتیم ہو چکی کیا اسیر بھی ہونا ہے؟!

فَقَالَتْ عَمَّتِي لِلشَّامِيِّ كَذَبْتَ وَاللَّهِ وَ لَوْ مِثُّ وَاللَّهِ مَا ذَلِكْ لَكَ وَ لَا لَهُ فَغَضِبَ يَزِيدُ وَ قَالَ كَذَبْتَ وَاللَّهِ إِنَّ ذَلِكْ لِي وَ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَفْعَلَ لَفَعَلْتُ قَالَتْ كَلَّا وَاللَّهِ مَا جَعَلَ اللَّهُ لَكَ ذَلِكْ إِلَّا أَنْ تَخْرُجَ مِنْ مِلَّتِنَا وَ تَدِينَ بِغَيْرِهَا فَاسْتَطَارَ يَزِيدُ غَضَبًا وَ قَالَ إِيَّايَ تَسْتَقْبِلِينَ بِهَذَا إِنَّمَا خَرَجَ مِنَ الدِّينِ أَبُوكَ وَ أَخُوكَ قَالَتْ زَيْنَبُ بِدِينِ اللَّهِ وَ دِينِ أَبِي وَ دِينِ أَخِي اهْتَدَيْتِ أَنْتَ وَ أَبُوكَ وَ جَدُّكَ إِنْ كُنْتَ مُسْلِمًا قَالَ كَذَبْتَ يَا عَدُوَّةَ اللَّهِ قَالَتْ لَهُ أَنْتِ أُمِيرٌ تَشْتِمُ ظَالِمًا وَ تَفْهَرُ لِسُلْطَانِكَ فَكَأَنَّهُ اسْتَحْيَا وَ سَكَتَ وَ عَادَ الشَّامِيُّ فَقَالَ هَبْ لِي هَذِهِ الْجَارِيَّةُ فَقَالَ لَهُ يَزِيدُ اغْرُبْ وَ هَبِ اللَّهُ لَكَ حَنْفًا قَاضِيًا فَقَالَ الشَّامِيُّ مَنْ هَذِهِ الْجَارِيَّةُ فَقَالَ يَزِيدُ هَذِهِ فَاطِمَةُ بِنْتُ الْحُسَيْنِ وَ تِلْكَ زَيْنَبُ بِنْتُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ الشَّامِيُّ الْحُسَيْنُ ابْنُ فَاطِمَةَ وَ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ الشَّامِيُّ لَعَنَكَ اللَّهُ يَا يَزِيدُ تَقْتُلُ عِثْرَةَ نَبِيِّكَ وَ تَسْبِي ذُرِّيَّتَهُ وَاللَّهِ مَا تَوَهَّمْتُ إِلَّا أَنَّهُمْ سَبُّي الرُّومِ فَقَالَ يَزِيدُ وَاللَّهِ لَا لُحِقَتِكَ بِهِمْ ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَضْرَبَ عُنُقَهُ-3-

زینب کبریٰ (س) نے شہامت اور جرئت کے ساتھ مرد شامی سے مخاطب ہو کر کہا: خدا کی قسم تو غلط کہہ رہا ہے، تمہاری کیا جرئت کہ تو میری بیٹی کو کنیز بنا سکے؟!

یزید نے جب یہ بات سنی تو غضبناک ہوا اور کہا: خدا کی قسم یہ غلط کہہ رہی ہے۔ میں اگر چاہوں تو اس بچی

کو کنیز ی میں دے سکتا ہوں۔

زینب کبری (س) نے کہا : خدا کی قسم تمہیں یہ حق نہیں ہے ؛ مگر یہ کہ ہمارے دین سے خارج ہو جائے۔
یہ بات سن کر یزید نے غصے میں آکر کہا : میرے ساتھ اس طرح بات کرتی ہو جبکہ تیرے بھائی اور باپ دین سے خارج ہوچکے ہیں ۔

زینب کبری (س) نے کہا: اگر تو مسلمان ہو اور میرے جد اور بابا کے دین پر باقی ہو تو تو اور تیرے باپ دادا کو میرے باپ دادا کے ذریعے ہدایت ملی تھی۔

یزید نے کہا : تو جھوٹ بولتی ہو اے دشمن خدا ۔

زینب کبری (س) نے فرمایا: تو ایک ظالم انسان ہو اور اپنی ظاہری قدرت اور طاقت کی وجہ سے اپنی بات منوانا چاہتے ہو۔

اس بات سے یزید سخت شرمندہ ہوا اور چپ ہو گیا۔

اس وقت مرد شامی نے یزید سے دوبارہ کہا : اس بچی کو مجھے دو ۔

یزید نے اس سے کہا : خاموش ہوجا ! خدا تجھے نابود کرے ۔

اس شامی نے کہا: آخر یہ بچی کس کی ہے؟!

یزید نے کہا: یہ حسین کی بیٹی ہے ۔ اور وہ عورت زینب بنت علی ابن ابیطالب ہے ۔

اس مرد شامی نے کہا : حسین !! فاطمہ اور علی (ع) کا بیٹا؟! جب ہاں میں جواب ملا تو کہا: اے یزید ! خدا تجھے

پر لعنت کرے ! پیامبر (ص) کی اولادوں کو قتل کر کے ان کی عترت کو اسیر کر کے لے آئے ہو! خدا کی قسم میں ان

کو ملک روم سے لائے ہوئے اسیر سمجھ رہا تھا ۔

یزید نے کہا : خدا کی قسم ! تجھے بھی ان سے ملحق کروں گا ۔ اس وقت اس کا سر تن سے جدا کرنے کا حکم دیا ۔

1 - معالی السبطين فی احوال الحسن والحسين ج ۲ ص ۸۹، ۸۸۔

2 - مہدی پیشوائی ، شام سرزمین خاطرہ ہا ، ص ۱۷۵۔

3 - بحار، ج ۴۵ ص ۱۳۶، ۱۳۷۔